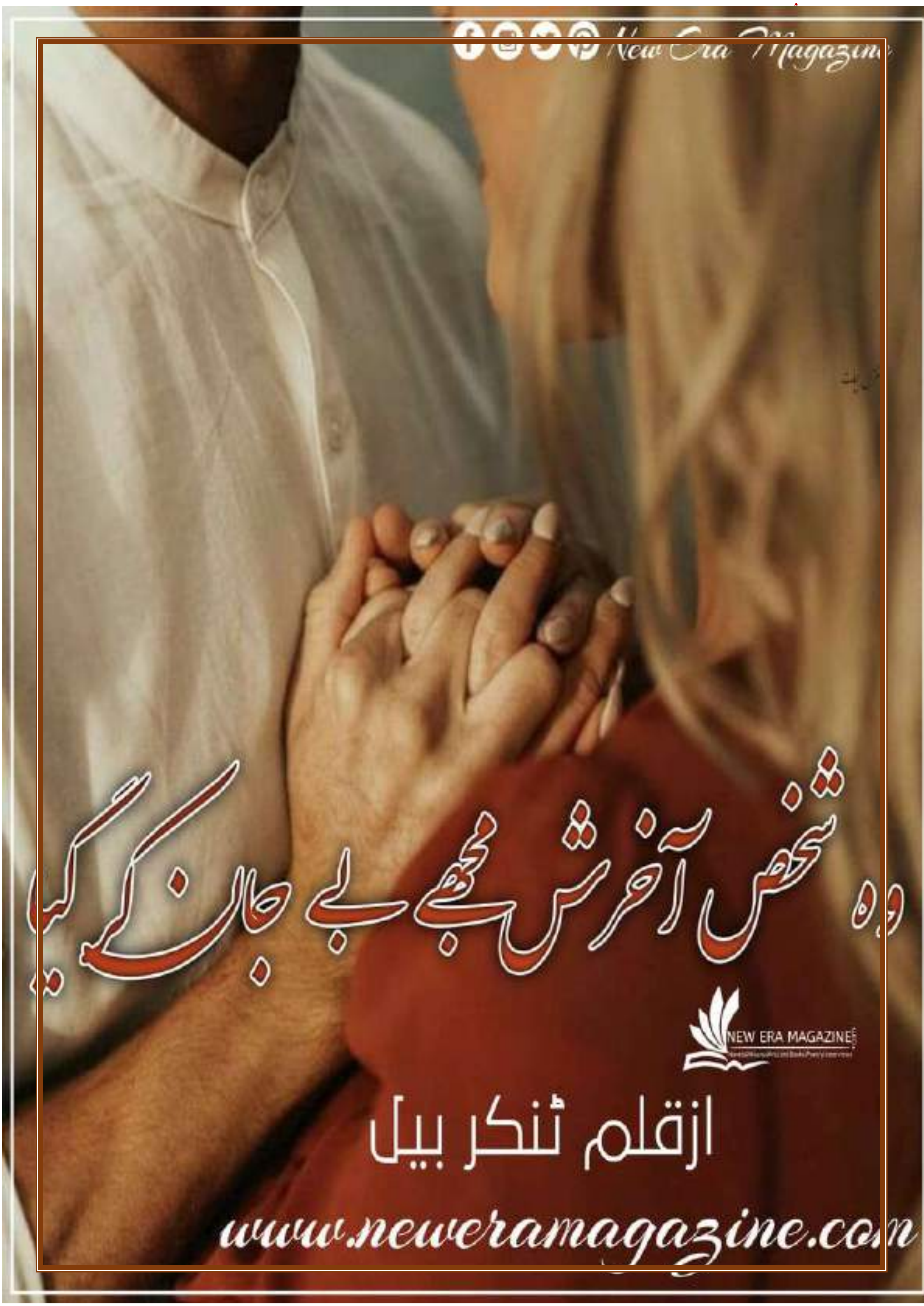
New Era Magazine
وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا
NEW ERA MAGAZINE
ازقلم ٹنکر بیل
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

# وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

## از ٹنکر بیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

دائم نے باہر نکل کر بیل بجائی. دروازہ عابر اعظم نے کھولا تھا.

'اسلام علیکم انکل میں دائم مجتبیٰ!'

'وعلیکم اسلام بیٹا کیسے ہو آپ؟' عابر اعظم مسکراتے ہوئے دائم سے بغل گیر ہوئے.

'الحمداللہ انکل میں ٹھیک آپ کیسے ہیں؟' دائم نے شائستگی سے پوچھا.

'میں بھی ٹھیک. فیملی کو اندر بھیج دو.' عابر اعظم کے کہنے پر غازیان ویلہ کی خواتین اندر چلی گئیں جہاں نسرین بیگم اور جیاان کے استقبال کے لیے کھڑیں تھیں.

'اسلام علیکم! کیسی ہیں آپ؟ کوئی مشکل تو نہیں ہوئی آنے میں؟' نسرین بیگم نے غزالہ بیگم سے ملتے ہوئے پوچھا.

'وعلیکم اسلام! نہیں بلکل بھی نہیں!' غزالہ بیگم اب جیا سے مل رہی تھیں.

ملنے ملانے سے فارغ ہو کر جیاان سب کو گیسٹ روم میں لے آئیں.

'یہ میری دیورانیاں ہیں. اسمارہ اور منہا. دونوں بلکل میری بہنوں کی طرح ہیں.' غزالہ بیگم نے ان کا تعارف کروایا.

'آپ سے مل کر بہت اچھا لگا.' اسمارہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا.

'مجھے بھی بہت خوشی ہوئی کہ آپ بھی آئیں ہیں اور یہ چھوٹی گڑیا کون ہے.' نسرین بیگم نے تانیہ کو پیار کرتے ہوئے پوچھا.

'یہ غازیان ویلہ کی جان ہے.' اقراء نے مسکراتے ہوئے بتایا تو سب ہنس پڑے.

کچھ دیر ادھر اُدھر کی باتیں ہونے کے بعد غزالہ بیگم نے شارمین کو بلوانے کا کہا تو جیا مسکراتے ہوئے شارمین کو لینے چلی گئی.

وہ میڈم اپنے کمرے میں مسلسل یہاں سے وہاں چکر لگائے جا رہی تھی لیکن بے چینی تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی.

'اففففففف.... اگر ایسا ہی رہا نا تو میں نے ہارٹ اٹیک سے ہی فوت ہو جانا ہے.' شارمین نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا.

'شارمین! جیا دروازہ نوک کرتے ہوئے اندر آئیں اور شارمین کو یوں دیکھ کر ہنس پڑیں.

'جیاااا..' شارمین کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے.

'اچھا اچھا ریلیکس! رونا نہیں ہے. چلو آؤ مہمانوں سے مل لو.' جیا نے فوراً ہتھیار ڈالتے

ہوئے شارمین کے آنسو صاف کیے اور اسے لیے گیسٹ روم کی طرف بڑھ گئیں.

جیسے ہی شارمین نے اندر قدم رکھا، غزالہ بیگم اور باقی سب نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا کیونکہ شارمین اس بلیک فراک میں کوئی معصوم سی بلی میرا مطلب ہے گڑیا لگ رہی تھی. سب کے متوجہ ہونے نے اسے مزید گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا. شارمین کا دل چاہا کہ وہ وہیں سے واپس بھاگ جائے اور وہ بھاگ بھی جاتی اگر جیا نے اسے پکڑا نا ہوتا...

غزالہ بیگم کے اشارے پر اقراء اٹھ کر شارمین کی طرف بڑھی اور اسے غزالہ بیگم کے پاس لے آئی.

'اسلام علیکم بیٹا کیسی ہو آپ!' شارمین کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے غزالہ بیگم نے بہت نرم لہجے میں کہا.

'وعلیکم اسلام! میں ٹھیک آپ کیسی ہیں؟' اور شارمین کا دل چاہا کے زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے! پہلا اپریشن ہی خراب ہو گیا تھا.

'میں بھی ٹھیک! ریلکس ہو جاؤ کوئی کچھ نہیں کہے گا.' آخری بات سرگوشی میں کہتے ہوئے غزالہ بیگم نے شارمین کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تو مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے

شارمین نے سر جھکا لیا. غزالہ بیگم اور باقی سب کے نرم رویے سے شارمین کافی حد تک نارمل ہو گئی تھی اور اب بہت آرام سے گپ شپ لگا رہی تھی.

'اسلام علیکم آپی میں تانیہ ہوں. 'تانیہ نے چہکتے ہوئے شارمین سے ہاتھ ملایا.

'وعلیکم اسلام کیوٹی! کیسی ہو؟'شارمین کو وہ بلکل ونیسہ کی طرح لگی، وہی مسکراہٹ اور تقریباً وہی نین نقش... وہ ونیسہ کی ہم شکل ہو سکتی تھی اگر اس کی آنکھیں نیلی کی بجائے ہنی براؤن ہوتیں.

'میں بلکل ٹھیک آپ بتائیں..'

'آپ اور ونیسہ ٹونز لگتی ہو!'ونیسہ کا نام لیتے ہوئے شارمین کے چہرے پر جو خوشی اور چمک تھی وہ سب نے محسوس کی.

'ونیسہ کون ہے؟'اسارہ بیگم نے پوچھا.

'دوست، دشمن، ساتھی، غمگسار اور گائیڈر.'وہ مسکراتے ہوئے کہی کھو سی گئی تھی. شارمین کی باتوں سے ونیسہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا.

'کالج میں دوستی ہوئی تھی دونوں کی. ماشاءاللہ بہت اچھی بچی ہے.'نسرین بیگم نے

وضاحت دی.

'اچھا اچھا!' غزالہ بیگم نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا.

**********************

عابر اعظم سب کو لیے دوسرے گیسٹ روم میں آ گئے. وہ گیسٹ روم اس طرز پر بنایا گیا تھا کہ اندرونی حصے سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا.

ایک طرف مجتبیٰ غازیان اپنے بھائیوں اور بیٹوں کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کے سامنے عابر اعظم اور شارمین کے تینوں چاچو فہد کے ساتھ بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے.

'مجتبیٰ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو ہم آپ کے بیٹے سے کچھ پوچھنا چاہیں گے!' امان اعظم مجتبیٰ غازیان سے مخاطب ہوئے.

'جی ضرور!' مسکراتے ہوئے اجازت دی گئی.

'جی تو بیٹا آپ اپنے بارے میں بتائیں.' سوال جواد اعظم کی طرف سے آیا.

'میں پائیز مجتبیٰ ابھی لاسٹ ویک دبئی سے اسٹیڈیز کمپلیٹ کر کے آیا ہوں اور اب اپنے فیملی بزنس میں بھائی کے ساتھ ہلپ کروں گا.'

مہذب لیکن مضبوط لہجا تھا. عابر اعظم کی نظروں میں ستائش ابھری۔

'اور کچھ ؟'اقبال اعظم نے مزید جاننا چاہا.

'آپ ٹک ٹا کر ہیں نا؟'

کب سے خاموش بیٹھا فہد کچھ سوچتے ہوئے پائیز سے پہلے بول پڑا. جس پر مجتبیٰ غازیان نے پائیز کو زبردست گھوری سے نوازا. دراصل مجتبیٰ غازیان کو بھی پائیز کے ٹک ٹاک یوز کرنے پر اعتراض تھا لیکن طائل غازیان کی سفارش پر اس شرط پر اجازت دے دی کہ پاکستان واپس آتے ہی وہ یہ سب چھوڑ دے گا.

'جی جب تک باہر تھا یوز کرتا تھا. اب چھوڑ دیا.' پائیز نے محتاط انداز میں کہتے ہوئے اپنے باپ کو دیکھا جو اسے گھور رہے تھے.

'میں ایسے کیسے ایک ٹک ٹا کر کو اپنی بیٹی دی دوں.' عابر اعظم کو تھوڑا نا گوار گزرا تھا پائیز کا ٹک ٹا کر ہونا.

'پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں سر!'

'لیکن خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے!'اقبال اعظم نے چیلنج کیا.

'خوفِ خدا اور میری تربیت نے مجھے ایسا بننے نہیں دیا!' پائیز کے جواب نے جہاں باپ بھائی اور چاچوؤں کا سر فخر بلند کر دیا تو وہیں عابر اعظم اور ان کے بھائیوں کو مسکرانے پر مجبور کر دیا.

'اپنے بھائی کو جوائن کر لیا یا نہیں؟' جواد اعظم نے پوچھا.

'نہیں آج کل تو...... "چار بوتل وڈکا، کام میرا روز کا، نا مجھ کو کوئی روکے، نہ کسی نے روکا!"' پائیز کی بات درمیان میں ہی یویو ہنی سنگھ نے اچک لی. سب حیران پریشان صورتحال سمجھنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے.

'ایم سوری...... "چلو جانے دو...اب چھوڑو بھی!"'

اب کی بار امیتابھ بچن نے پائیز کی بات کاٹی تو سب ہنس پڑے اور پائیز کو سمجھنے میں لمحہ لگا تھا کہ یہ کام کس کا ہے. دل ہی دل میں عریش اور شارق کو صلواتیں سناتے پائیز بھی شرمندہ سا مسکرا دیا اور اپنا موبائل نکال کر آف کر دیا یہ جانے بنا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا.

'جی تو برخوردار اب بتاؤ کیا کر رہے ہو آج کل؟' عابر اعظم نے سنجیدہ ہوتے ہوئے

پوچھا.

'فلحال تو......."میں نکلا،او گڈی لے کے،اورستے پر،او ایک سڑک پہ،ایک موڑ آیا، میں اتھے دل چھوڑ آیا..."پائیز کی بات پھر سے ادھوری رہ گئی جس پر وہ دانت پیستے ہوئے موبائل کو آف کرنے لگا جو خود ہی آن ہو کر اس کی عزت کا فالودہ بنانے پر تلا ہوا تھا جبکہ باقی سب ہنسی سے بے حال ہو رہے تھے.دائم کو اب سمجھ آئی تھی کی کیوں شارق اور عریش اتنے سکون سے گھر بیٹھ گئے تھے اور پائیز سے بدلہ نہیں لیا.

'میرا خیال ہے آپ کو گانے بہت اچھے لگتے ہیں تبھی بار بار لگ جاتے ہیں!'اقبال اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پائیز بچارہ تو شرمندگی کے مارے سر اٹھانے کے قابل ہی نہیں رہا تھا.

'ایم سوری پتا نہیں کیوں....."چین کھو گیا ہے،کچھ تو ہو گیا ہے،تم سے...!"

اس سے پہلے کہ گانا مکمل ہوتا پائیز اٹھ کھڑا ہوا اور موبائل لیے غصّے میں باہر نکل گیا لیکن اپنے پیچھے سنائی دینے والے قہقہوں نے اسے مزید شرمندہ کر دیا.

پائیز باہر آتے ہی نے دانت پیستے ہوئے شارق کو کال ملائی لیکن اس کا نمبر بند آ رہا تھا.

اب وہ عریش کا نمبر ملانے لگا لیکن وہ بھی بند تھا.

'میں تم دونوں کو زندہ گاڑھ دوں گا زمین میں !'اب پائیز کو بہت افسوس ہو رہا تھا شارق اور عریش کو زندہ چھوڑ دینے پر.

'جاؤ بیٹا پائیز کو بلا لاؤ ورنہ وہ بچارہ خود تو آنے سے رہا!'طائل غازیان نے ہنستے ہوئے دائم سے کہا تو وہ اٹھ کر پائیز کے پیچھے چلا گیا.

'دراصل عریش اور شارق گھر پر ہیں، وہ نہیں آئے تو اب پائیز کو تنگ کر رہے ہیں.' طائل غازیان نے مسکراتے ہوئے وجہ بتائی.

'تو انھیں بھی لے آتے.'عابرا عظم نے ہنستے کہا تو طائل غازیان اپنے بھائیوں کو دیکھ کر مسکرائے.اب وہ کیا کہتے کہ پائیز نے انھیں اس قابل ہی نہیں چھوڑا تھا.

************************

'یارررر یہ دیکھ زرہ! ساری آنکھ نیلی کر دی ہے میری! اب میں اس حالت میں آفس کیسے جاؤں گا؟'مسٹر پرفیکٹ کو اپنی لک خراب ہو جانے کا غم لگا ہوا تھا.

'قسم سے اس وقت تم روندھو نیلی بلی لگ رہے ہو.'شارق نے ہنستے ہوئے عریش کی

رونی صورت پر چوٹ کی.

'جاؤ پہلے اپنا منہ دیکھو پھر کچھ بولو چپٹے ہوئے ٹماٹر!' عریش نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو شارق جو ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، سیدھا ہو گیا.

'اس گدھے کو تو میں نہیں چھوڑوں گا!' شارق دانت پیستے ہوئے بولا.

'اچھا میں جا کر کیک لاتا ہوں پھر دونوں بھائی مل کر کھائیں گے.' عریش کہتے ہی کیچن میں چلا گیا.

شارق اپنے موبائل کو گھماتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ پائیز کو کیسے مزہ چکھائے. بے خیالی میں شارق نے کانٹیکٹ لیسٹ کھولی اور دیکھنے لگا. پائیز کا نام سامنے آتے ہی شارق دوسرا ہاتھ منہ پر رکھے، پائیز کی تصویر کو دیکھ رہا تھا کہ ایک سوچ کے آتے ہی شارق کی آنکھیں چمک اٹھیں. وہ فوراً سے باہر بھاگا اور اپنا لیپ ٹاپ اور کچھ ڈیوائس لیے واپس آیا. تب تک عریش بھی ٹرے لیے آ چکا تھا.

'یہ کیا کر رہے ہو؟' عریش نے کیک کا پیس پلیٹ میں ڈال کر شارق کی طرف بڑھایا.

شارق نے بنا کچھ کہے پلیٹ لے لی اور شیطانی مسکراہٹ لیے اپنا موبائل لہرایا. عریش

پہلے تو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن لیپ ٹاپ اور باقی ڈیوائسز دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا.

'پہلے میں کروں گا.' عریش نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا.

دراصل ہیکنگ شارق کا پسندیدہ مشغلہ تھا اور وہ اس کام میں اتنا ایکسپرٹ تھا کہ دوسرے ڈیوائسز کو اپنے اشاروں پر چلا سکتا تھا. اس کی مرضی کے بنا ہیک کیے ہوئے ڈیوائس کو آف تک نہیں کیا جا سکتا تھا.

شارق اور عریش نے پہلے اپنے موبائل میں پائیز کا نمبر بلاک کیا اور پھر لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کچھ دیر بعد کمرے میں پائیز کی آواز گونجی جو ٹک ٹاک چھوڑنے کے بارے میں بتا رہا تھا۔ شارق نے دودھ کا گلاس رکھتے ہوئے والیوم بڑھایا۔

شارق، عریش اور پائیز تینوں کی عادت تھی کیک کے ساتھ دودھ پینا۔

اب ایک اجنبی آواز آئی جو پائیز سے پوچھ رہی تھی کہ وہ دائم کو جوائن کر چکا ہے یا نہیں۔ عریش نے کیک کا پیس منہ میں ڈالتے ہوئے لیپ ٹاپ کا رخ اپنی طرف کیا اور جیسے ہی پائیز نے بولنا شروع کیا، عریش نے یو یو ہنی سنگھ کا گانا لگا دیا۔ جس سے پائیز کا جملہ تبدیل ہو گیا اور وہ دونوں ہنسنے لگے۔ اب پائیز سوری کر رہا تھا تو شارق نے جلدی

سے امیتاب بچن کا گانا لگا دیا۔

'یار مزہ نہیں آیا۔اِدھر دو میں بتاتا ہوں کیسے کرتے ہیں۔'عریش نے کہتے ہوئے لیپ ٹاپ اپنی طرف کیا لیکن نوٹیفکیشن کے آتے ہی شارق کو دکھایا۔

'واؤ!اسے لگتا ہے یہ میرے ہوتے ہوئے اپنا موبائل آف کر لے گا!'شارق نے مسکراتے ہوئے فورس سٹاپ کر دیا جس سے موبائل آف نا ہو سکا۔

اب دوسری اجنبی آواز پائیز سے آج کل کی مصروفیات کا پوچھ رہی تھی اور جیسے ہی پائیز بولنے لگا،عریش نے وہ گانا لگا دیا جس سے پائیز کو چڑ تھی۔دوسری طرف سے بھی قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

'اب دیکھنا میرا کمال!'شارق نے گلاس خالی کر کے ٹرے میں رکھا اور لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

جیسے ہی پائیز نے کہا "پتا نہیں کیوں "تو شارق نے جلدی سے دلبر سونگ لگا دیا اور پھر ایک طرف شارق اور عریش کے قہقہے تھے تو دوسری طرف مجتبیٰ غازیان اور باقی سب کے!!عریش تو ہنستے ہنستے نیچے ہی گر گیا۔

'افففف۔۔۔اب۔۔جلدی سے یہ سب۔۔۔۔بند کرو۔۔'عریش بمشکل بولا۔

'ہاں ہاں۔۔۔'

شارق بھی ہنستے ہوئے اب لیپ ٹاپ اور باقی ڈیوائسز بیگ میں ڈال رہا تھا۔عریش نے جلدی سے وہ پلیٹس اور گلاس دھوئے اور شارق کے پاس آگیا۔

'اوئے ایسا کرتے ہیں فلیٹ پر چلے جاتے ہیں۔'شارق کو اب تھوڑی سے فکر ہو رہی تھی اس کارنامے کے انجام کی۔

'بیٹا وہ راستے میں ہی اتر کر وہاں جائے گا ہمیں زندہ در گور کرنے!'عریش نے چار جر اٹھاتے ہوئے کہا۔

'تو اب؟'

'ایسا کرتے ہیں اسلام آباد نکل جاتے ہیں! ویسے بھی کل مجھے جانا تھا میٹنگ کے سلسلے میں۔'عریش نے حل پیش کیا۔

'ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔تب تک اس کا غصّہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔'

پائیز میں یہ بات اچھی تھی کہ اگر وہ غصّے میں ہو اور غصّے کی وجہ موقع پر موجود نہ ہو تو

اس کا غصّہ بہت جلدی ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔

شارق اور عریش جلدی سے اپنے کمروں میں گئے اور کچھ دیر بعد چھوٹے سفری بیگز کے ساتھ واپس آئے۔ سامان عریش کی گاڑی میں رکھتے ہی وہ دونوں نو دو گیارہ ہو گئے۔

**********************

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

کھانا کھانے کے بعد ونیسہ مہرماہ کو ہوم ورک کروا رہی تھی۔ان سے تھوڑے فاصلے پر احمد زمان نیوز دیکھ رہے تھے اور نورین بیگم اُون سے ایک چھوٹا سویٹر بُن رہی تھیں۔

ابھی ونیسہ مہرماہ کو کچھ سمجھا رہی تھی کہ پیچھے سے کسی نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔

'یہ کون ہے؟'ونیسہ نے جانتے ہوئے انجان بننے کی کوشش کی۔

'ویسے یہ چھوٹے سے مارشمیلو جیسے ہینڈز تو صرف میرے حسن اور حسین کے ہوتے ہیں۔'اب کے ونیسہ نے شرارت سے کہا تو وہ ہنس پڑے۔

'اسلام علیکم خالہ!آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ یہ ہم ہیں؟'اب دونوں بچے ونیسہ کی گود میں بیٹھ چکے تھے۔

'وعلیکم اسلام میرے پرنس چارمنگ!بس مجھے پتا چل جاتا ہے۔'ونیسہ نے باری باری دونوں کو پیار کیا۔

'اسلام علیکم مما جان بابا جانی!'ایمان کی آواز پر ونیسہ بھی متوجہ ہوئی۔

'وعلیکم اسلام بیٹا!کیسی ہو؟کافی ٹائم بعد چکر لگایا ہے!'احمد زمان نے نورین بیگم کے گلے لگی ایمان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

'اسلام علیکم بابا جانی مما! کیسے ہیں آپ دونوں؟ بس میری مصروفیات کی وجہ سے آنا نہیں ہو سکا۔' حیدر کلیم نے احمد زمان سے ملتے ہوئے وضاحت دی۔ نورین بیگم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنے داماد کے سر پر پیار کیا۔

ونیسہ اور مہرماہ نے مشترکہ سلام کیا۔

'وعلیکم اسلام بیٹا کیسی ہو آپ دونوں۔'

'ہم ٹھیک آپ سنائیں!'

'اے ون۔' حیدر کلیم مسکرائے۔

'آپی اتنی لیٹ کیوں آئی ہیں؟ ہم تو صبح سے ویٹ کر رہے تھے۔' مہرماہ ایمان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔

'بس کچھ مہمان آگئے تھے اسی لیے دیر ہو گئی۔ تم سناؤ اسٹڈیز کیسی جا رہی ہیں؟' ایمان نے مہرماہ کی پیشانی چومتے ہوئے پوچھا۔

'بہت اچھی! آپ کو پتا ہے میں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے منتھلی ٹیسٹ میں۔'

'اور آج ہم ڈنر کے بعد آئسکریم کھانے بھی جائیں گے۔' ونیسہ نے حسن اور حسین کے

ساتھ کھیلتے ہوئے مطلع کیا۔

'واؤ! خالہ ہم آئسکریم کھانے جائیں گے ؟'حسن اور حسین دونوں ٹوئنز تھے تو ان کا ہر کام ایک ساتھ ہوتا تھا۔ یہاں تک کے بولتے بھی ایک ساتھ ہی تھے۔

'پیپی۔۔۔ نانا ابو لے کر جائیں گے کیوں نانا ابو میں سچ کہہ رہی ہوں نا؟'ونیسہ نے احمد زمان کو بھی شامل کیا۔

'جی بلکل!'

'ہرے ے ے۔۔۔'احمد زمان کی تائید پر مہر ماہ اور ونیسہ نے بھی بچوں کے ساتھ مل کر نعرہ لگایا تو سب آنے والے وقت سے بے خبر مسکرا اٹھے۔

کھانا کھانے کے بعد ایمان اور ونیسہ دونوں کیچن صاف کر رہی تھیں۔

'اچھا ونی، مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے۔'ایمان نے برتن دھوتی ونیسہ سے کہا۔

'جی آپی! میں سن رہی ہوں۔'

'ونی تمہیں کوئی مسئلہ ہے کیا؟ آئی مین کیا کوئی پرابلم ہے؟؟'ایمان نے محتاط انداز میں پوچھا۔

'نہیں آپی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔اگر ہوتی تو میں آپ سے یا مما جان۔۔۔۔'ونیسہ نے بات ادھوری چھوڑ دی اور نلکا بند کر کے ایمان کے پاس بیٹھ گئی۔

'آپ کو مما جان نے کہا ہے نا؟'

'گڑیا مما بہت پریشان رہتی ہیں تمھارے لیے! اگر کوئی بات ہے تو مجھ سے شئیر کرو۔' ایمان نے ونیسہ کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

'مما جان بھی نا! آپی مجھے شارمین اور ایشل کے برتھڈے گفٹس لینے تھے اور کچھ پیسے کم تھے۔اسی لیے اوور ٹائم کرنا پڑا اور آپ کو تو پتا ہے میں کام کے معاملے میں کیسی ہوں۔'

'تو بابا سے لے لیتی یا مجھے کہہ دیتی۔'ایمان مطمئین نہیں ہوئی۔

'اور آپ کو کیوں لگا کے میں ایسا کرتی۔'

'اُف ونی بہت عجیب ہو تم۔یہ کیا تک ہے کہ اپنے پیسوں سے ہی گفٹ دینا ہے۔'ایمان کو ونیسہ کی مسکراہٹ ایک آنکھ نا بھائی۔

'اسے خودداری کہتے ہیں مائے لیڈی!'ونیسہ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

'منع بھی کیا تھا کہ نا کرو آن لائن جاب۔ لیکن تم کہاں سنتی ہو۔'

'اہو آپی اتنی مشکل جاب بھی تو نہیں۔ بس ٹائپنگ ہی تو کرنی ہوتی ہے۔' ونیسہ نے ایمان کو مطمئین کرنا چاہا۔ کیونکہ کوئی بعید نہیں تھی، وہ جاب چُھڑوا بھی سکتی تھی۔

'جو بھی ہو۔ اتنا سر پر نہ سوار کیا کرو کہ آس پاس کا ہوش ہی نا ہوا کرے۔'

'اچھا چھوڑیں نا اب سیٹ ہو گئی ہوں اور آپ کو پتا ہے آج شارمین کو دیکھنے کچھ لوگ آئے ہیں۔' ونیسہ نے بات بدلنے میں ہی عافیت جانی۔

'ماشاءاللہ! اللہ نصیب اچھے کرے۔'

'آمین۔'

'اچھا کون لوگ ہیں؟ آئی مین جاننے والے ہیں یا باہر کے ہیں؟'

'باہر کے ہیں اور ایک دفع پہلے بھی آ چکے تھے۔ اب کی بار میرا خیال ہے لڑکے کو بھی لائے ہیں۔' ونیسہ نے کہتے ہوئے آخری پلیٹ دھو کر اپنے ہاتھ صاف کیے اور ایمان کے ساتھ باہر آ گئی۔

'آپی جلدی سے عبایا پہن کر آئیں ہم جا رہے ہیں۔'

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہر ماہ نے ونیسہ سے کہا تو وہ سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ ایمان وہی پر نورین بیگم کے پاس بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد زمان پیلس سے دو گاڑیاں آگے پیچھے نکلیں اور آئسکریم پالر کی جانب گامزن ہو گئیں۔ آئسکریم کھانے کے بعد ایمان اور حیدر بچوں کے ساتھ وہیں سے اسلام آباد کے لیے نکل گئے۔

*******************

کہانی کے دوسرے حصّے میں مہمانوں کے جانے کا وقت ہو چکا تھا۔ نسرین بیگم اور جیا سب سے مل رہی تھیں جبکہ شارمین تانیہ سے باتیں کر رہی تھی۔

'اگر مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو معذرت خواہ ہوں۔' نسرین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

'نہیں نسرین آپ نے بہت عزت دی ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔' غزالہ بیگم ان سے گلے ملیں۔

'ہمیں تو آپ کی بیٹی بہت اچھی لگی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ شارمین ہماری بو

بننے۔اب باقی جو اللہ کو منظور۔'اسمارہ بیگم نے شارمین کو پیار کرتے ہوئے کہا تو سب مسکرا اٹھے لیکن شارمین بچاری سرخ ہوتی رہ گئی۔

'بلکل! شارمین اور پائیز کی جوڑی بہت خوبصورت ہو گی۔'مِنہا بیگم نے شارمین کی پیشانی پر پیار کرتے ہوئے کہا۔

پائیز کا نام سن کر شارمین کو یوں لگا کہ چھت اس کے سر پر آپڑی ہو۔اقراء شارمین سے مل رہی تھی لیکن وہ تو بس اس نام میں اٹکی ہوئی تھی۔

'ضروری تو نہیں کہ وہی پائیز ہو! دنیا میں اور بھی بہت سارے لڑکے ہوں گے جن کا نام پائیز ہو گا۔ہاں ہاں یہ کوئی اور ہے۔'شارمین نے خود کو تسلی دیتے ہوئے گہرا سانس لیا تو قسمت شارمین کی معصومانہ تسلی پر مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

اُدھر پائیز بچارا سارا وقت خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھا رہا۔پہلے والا اعتماد کہیں دور جاسویا تھا۔عریش اور شارق کے مزاق کی وجہ سے اس بچارے کا پہلا اپریش ہی تھراب یعنی کہ خراب ہو گیا تھا۔

'کوئی بات نہیں برخوردار۔ہوتا ہے ایسا کبھی کبھی۔'امان اعظم نے پائیز کی پیٹھ تھپکتے

ہوئے کہا تو وہ پھیکا سا مسکرا دیا۔

'ویسے آپس کی بات ہے مجھے اور فہد کو تو بہت مزہ آیا، کیوں فہد؟' دائم نے فہد کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو وہ اشارہ سمجھتے مسکرایا۔

'جی جی۔ بہت مزہ آیا۔' فہد نے شرارت سے کہا۔

'ویسے پائیز بھلے آپ کو کوئی نا روکے، لیکن یہ چار بوتل وڈکا والا کام چھوڑ کر دائم کو جوائن کر لو۔ فائدے میں رہو گے۔' اقبال اعظم نے سنجیدگی سے کہا تو پائیز بچارہ مزید شرمندہ ہو گیا اور باقی سب ہنسنے لگے۔

'ہاں نا پھر کوئی بھی اپنی بیٹی نہیں دے گا۔' اب کی بار طائل غازیان نے بھی شرارت سے کہا تو پائیز کا دل کیا کہ وہ یہاں بھاگ جائے اور اُن دونوں کی ہڈیوں کا سُرمہ بنا دے۔

'نہیں خیر اب اتنا بھی بُرا نہیں ہے۔' جواد اعظم کو پائیز پر ترس آ گیا تو اس کی حمایت میں بول اٹھے۔

'اچھا عابر اب اجازت چاہیں گے۔ آپ کی مہمان نوازی کا بہت شکریہ۔' مجتبیٰ غازیان

مسکراتے ہوئے عابر اعظم سے بغل گیر ہوئے۔

'اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں۔مجھے آپ سب سے مل کر اچھا لگا۔'

'ہمیں بھی بہت اچھا لگا آپ سے مل کر۔'سہیر غازیان نے خوشدلی سے کہا۔

ملنے ملانے کے بعد عابر اعظم سب کو لیے باہر آ گئے جہاں نسرین بیگم اور غازیان ویلہ کی خواتین کھڑی انتظار کر رہیں تھی۔ان کے آتے ہی الوداعی کلمات ادا کرتے وہ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

پائیز دوسری گاڑی میں منہا بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا جو اسارہ بیگم سے لڑکی کی متعلق باتیں کر رہیں تھیں۔ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ طائل غازیان کا فون بجنے لگا۔

'وعلیکم اسلام!'سلام کا جواب دیتے ہوئے طائل غازیان نے ایک نظر پیچھے بیٹھے پائیز کو دیکھا۔

'اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا۔اللہ حافظ۔'طائل نے مسکراتے ہوئے فون رکھ دیا۔

'چاچو مجھے یہیں اتار دیں میرا کچھ سامان فلیٹ میں رہ گیا ہے وہ لینا ہے۔'پائیز نے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

'بیٹا آپ کا وہ سامان وہاں نہیں ہے۔' جواب طائل غازیان کی طرف سے آیا۔

'بہت مکار ہیں دونوں۔' پائیز دانت پیستارہ گیا۔

گھر پہنچ کر پائیز فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا کیوں اب دائم نے غزالہ بیگم اور باقی سب کو عریش اور شارق کا کارنامہ سنانا تھا۔

'ممی بہت تنگ کیا ہے ان دونوں نے وہاں۔' دائم نے ہنستے ہوئے بتایا۔

'یہ تو بہت بری بات ہے۔' اسمارہ بیگم نے افسوس کا اظہار کیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'کہاں ہیں دونوں نمونے؟' سمیر غازیان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'کل میٹنگ تھی عریش کی تو شارق کو لے کر آج ہی نکل گیا ہے اسلام آباد۔'

'ہاں یہاں رکتے تو خیر نہیں تھی دونوں کی۔' منہا بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

*********************

رات کے نو بج رہے تھے۔ایسے میں کوئی شخص چوری چھپے دروازہ پھلانگ کر اندر داخل ہوا اور بنا آواز پیدا کیے خاموشی سے ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں لائٹ لگی ہوئی تھی مطلب اندر کوئی موجود تھا۔ ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ اندر

سے آتی آواز پر رک گیا۔

'وہیں سے واپس چلے جاؤ سکار! میں نے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔'کمانڈو کی بارعب آواز پر سکار کا دروازہ کھولتا ہاتھ رک گیا۔

'سر پلیززززز۔۔۔ایک بار بات تو سن لیں!'سکار نے دروازے سے سر ٹکاتے ہوئے مظلومیت سے کہا۔

کچھ دیر بعد قدموں کی آہٹ پر سکار نے اپنا سر اٹھایا۔کمانڈو دروازہ کھول کر واپس اپنی راکنگ چیئر پر بیٹھ گئے تو سکار اندر داخل ہوا۔سامنے ہی سنیک-آئزا اور سنا پر بیٹھے ہوئے تھے۔

'تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟'سکار کو ان دونوں پر غصّہ آیا جن کی وجہ سے کمانڈو نے اسے مشن سے نکالا تھا۔

'کام کی بات کرو!'کمانڈو نے بے لچک لہجے میں کہا تو سکار ایک نظر کمانڈو کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سر جھکا گیا۔

'سر میں سوری کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔ سر پلیز آپ مجھے کوئی بھی پنشمنٹ دیں لیکن

اس مشن سے آوٹ نہ کریں۔'

'اس مشن میں تمہاری دلچسپی کی وجہ جان سکتا ہوں؟'پہلی بار سکار نے یوں ریکوسٹ کی تھی جو کمانڈو، سنائپر اور سنیک-آئز کے لیے قابلِ تعجب بات تھی۔

'میں نے کسی سے وعدہ کیا تھا،ان درندوں کو اپنے ہاتھوں سے واصلِ جہنم کروں گا۔' سکار نے کہتے ہوئے قرب سے آنکھیں میچ لیں۔

'تم اسے بھولے نہیں ہوا بھی تک؟'

'سر میں نہیں بھول پا رہا۔جب بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کرتا ہوں وہ روتی ہوئی میرے سامنے آجاتی ہے۔'سکار کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

'ایک ماسٹر ہوتے ہوئے تم اتنے کمزور کیسے ہو سکتے ہو سکار؟'کمانڈو نے سکار کو گلے لگاتے ہوئے کہا جو خود کو رونے سے باز رکھنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔

'یہ بات تم بھی جانتے ہو وہ،وہ نہیں کوئی اور ہے۔پھر کیوں پریشان ہوتے ہو یار!' سنائپر نے سکار کے کندھے کر سر رکھ کر دونوں ہاتھ دوسرے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا۔سنائپر کی اس حرکت پر سب مسکرا دیئے۔سنیک-آئز نے سنائپر کے ہاتھ ہٹاتے

ہوئے خود بھی سکار کے کندھے پر سر رکھ دیا۔ان کا پیار دیکھتے ہوئے کمانڈو نے دل میں اس محبت کے قائم رہنے کی دُعا کی۔

'چلو اب نکلو یہاں سے،اس سے پہلے کے میری بیگم کو سکار کی خوشبو چلی جائے اور وہ آ جائیں اپنے سکارر سے ملنے۔'کمانڈو نے کہتے ہوئے تینوں کو دھکے دے کر گھر سے باہر نکالا اور داخلی دروازہ ان کے منہ پر بند کر دیا۔جس پر تینوں بے ساختہ ہنس پڑے اور دیوار پھلانگ کر اندھیرے کا حصّہ بن گئے۔

یہ سچ تھا کہ کمانڈو کی بیگم جنھیں وہ امی کہا کرتے تھے وہ ایک حقیقی ماں کی طرح سکار، سنائپر اور سنیک-آئز کو چاہتی تھیں اور سکار سے تو کچھ زیادہ ہی لگاؤ تھا انھیں۔جب بھی سکار آتا تھا وہ ساری رات سکار کے ساتھ باتیں کرتی گزار دیتی جو ظاہر سے بات ہے کمانڈو کو کافی ناگوار گزرتا تھا۔اسی لیے ابھی سکار کو باہر نکل دیا تھا۔

'بات سنیں کیا ابھی سکار آیا تھا؟'کمانڈو کی بیگم نے دروازہ بند کرتے کمانڈو سے پوچھا۔

'نہیں!اور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ چلیں سو جائیں۔'کمانڈو انھیں لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

'آپ مجھ سے جھوٹ نہ بولیں، سکار آیا تھا اور سنائپر اور سنیک-آئز بھی آئے تھے لیکن آپ نے انھیں بھگا دیا۔' انھوں نے ناراضگی سے کہا۔

'اہو بیگم! ضروری کام سے آئے تھے اور جلدی جانا تھا اسی لیے چلے گئے۔' کمانڈو نے انھیں بہلاتے ہوئے بیڈ پر بیٹھا کر لائٹ آف کر دی۔

***********************

سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے آج کے مہمانوں کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔ فہد بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا جبکہ شارمین اپنے کمرے میں تھی۔

'آپ کو لڑکا کیسا لگا؟' نسرین بیگم نے اپنے شوہر سے پوچھا۔

'لڑکا اچھا ہے۔ شکل و صورت کے لحاظ سے بھی اور تہذیب و تمیز لے لحاظ سے بھی۔'

'طرزِ گفتگو بھی مناسب ہے۔' جواد اعظم نے کہا۔

'لہجہ مضبوط اور آنکھوں کا تاثر نرم ہے۔' امان اعظم نے مزید کہا۔

'باہر رہنے کے باوجود وہاں کے رنگ ڈھنگ اپنانے کی بجائے اپنی تربیت پر قائم ہے۔' اقبال اعظم نے مسکراتے ہوئے ایک اہم نقطہ اٹھایا۔

'ماشاءاللہ!' اتنی تعریف سن کر جیا اور نسرین بیگم کے چہرے کھل گئے۔

'لیکن ایک بات ہے جو مجھے کچھ خاص پسند نہیں آئی اور وہ ہے لڑکے کا ٹک ٹاکر ہونا۔'

عابر اعظم نے سنجیدگی سے کہا۔

'پاپا جانی میں نے دیکھی ہیں ان کی ویڈیوز، وہ یا تو اپنی ریسنگ کی لگاتے ہیں یا رائڈنگ کی۔ کبھی کوئی ڈوئیٹ نہیں بناتے۔' فہد نے کہتے ہی امان اعظم کے موبائل میں جلدی سے پائیز کی ایک ویڈیو پلے کر کے اپنے باپ کی طرف بڑھائی۔

'بھائی میرا خیال ہے آپ پہلے استخارہ کر لیں۔ پھر اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ کریں گے۔' اقبال اعظم نے حل پیش کیا۔

'ہم یہ صحیح ہے۔'

'اچھا عابر فرزانہ کہہ رہی تھی کہ آپ ایک دفعہ خضر سے بھی مل لیں۔' یاد آتے ہی نسرین بیگم نے کہا۔

'ٹھیک ہے مل لوں گا۔'

'اچھا بھائی بھابھی اجازت چاہیں گے۔' تینوں بھائی اٹھ کھڑے ہوئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'خیریت سے جاؤ۔' عابر اعظم ان سے ملتے ہوئے بولے۔

'اللہ حافظ !'

'اللہ نگہبان۔'

ان کے جاتے ہی سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

شارمین کھڑکی کے پاس بیٹھی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔ پتا نہیں کیوں دل بے چین سا ہو رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔ لیکن کیا؟ یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ رات کی خاموشی میں میسج ٹون نے شارمین کو چونکا دیا۔ وہ حمائل تھی جو شارمین کو کل اسائنمنٹ لانے کہہ رہی تھی۔ شارمین نے اوکے کہتے ہوئے الماری سے فائل نکال کر بیگ میں رکھی اور لائٹ بند کر کے سونے کو لیٹ گئی۔

**********************

کہانی کا وہ کردار آج بھی جاگ رہا تھا اور مسلسل کچھ لکھ رہا تھا۔ لیکن آج اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی۔ قلم چلتے چلتے اچانک سے رک گیا۔ قلم کا مالک اب اسے اپنی انگلوں کے درمیان رکھے گھما رہا تھا۔ یوں جیسے سوچ رہا ہو کے آگے کیا لکھے۔

الفاظ ملنے پر اس کردار کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اور قلم ایک بار پھر اپنے مالک کے حکم پر کاغذ بھرنے لگا۔ مکمل ہونے پر وہ کاغذ فولڈ کر کے ایک چھوٹے مگر خوبصورت سے ڈبے میں ڈال دیا گیا اور وہ کردار وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

****************

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

فجر کی آذان سے اس کی آنکھ کھل گئی۔وہ اٹھ کر آذان کا جواب دینے لگا۔آذان کے مکمل ہوتے ہی وہ وضو بنانے چلا گیا اور نماز ادا کر کے اپنا ٹریک سوٹ پہن کر جاگنگ کے لیے نکل پڑا۔راستے میں ہی اسے دائم مل گیا۔

'اسلام علیکم بھائی! گڈ مارننگ۔'

'وعلیکم اسلام۔۔۔مارننگ پائیز!'دائم نے سانس ہموار کرتے ہوئے جواب دیا۔

'باقی سب کہاں ہیں؟'پائیز نے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

'سامنے ہیں۔'دائم نے سیدھا ہوتے ہوئے ایک طرف اشارہ کیا جہاں مجتبٰی غازیان اپنے بھائیوں کے ساتھ جاگنگ کر رہے تھے۔

'اور وہ دونوں غدار؟'پائیز نے دانت پیستے ہوئے پوچھا تو دائم ہنس پڑا۔

'اسلام آباد میں ہیں۔آج عریش کی کوئی میٹنگ تھی۔لیکن تم نہ ہی کچھ کرو گے اور کہو گے۔سن لیا؟'دائم نے ساتھ چلتے پائیز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

'اور جوان دونوں نے کیا وہ؟میرا امپریشن خراب کر دیا۔'پائیز نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔

'نہیں یار۔۔اگر اس میں تمھاری غلطی ہوتی تب اس پر یشن کی بات کی جاسکتی تھی۔'

پائیز بنا کچھ بولے سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے بھاگ رہا تھا۔

'اچھا چھوڑو اس بات کو۔ تم آج سے جوائن کر رہے ہو اور کوئی بہانا نہیں چلے گا۔' دائم نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

'اوکے۔'

جاگنگ سے فارغ ہو کر سب گھر آ گئے۔ جہاں خواتین ناشتہ لگا چکی تھیں۔ تیار ہو کر سب نے ناشتہ کیا اور اپنے اپنے کاموں پر نکل گئے۔

*******************

'پشوگے آج کافی دیر بعد کال پک کی ہے۔ خیریت تو ہے نا؟؟' معمول کے مطابق فجر کے وقت ونیسہ نے کال کی جو شارمین نے کافی دیر بعد اٹھائی تھی۔

'ہاں وہ والیوم سلو تھا تو سمجھ نہیں آئی۔' شارمین نے اٹھتے ہوئے بتایا۔

'کیا بات ہے پشوگے؟ تم پریشان کیوں ہو؟؟' ونیسہ کی اس بات پر شارمین نے موبائل کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔

'بعد میں دیکھ لینا موبائل کو پہلے میری بات کا جواب دو۔' ونیسہ کی اگلی بات نے شارمین کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

'یارر تمھیں کیسے پتا چل جاتا ہے میں کیا کر رہی ہوں؟'

'لڑکی اب تم مار کھاؤ گی میرے سے اور وہ بھی بڑی ٹائٹ والی! انسانیت سے بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ کیوں پریشان ہو۔' ونیسہ نے غصّے سے کہا تو شارمین مسکرا اٹھی۔

'یار بس ویسے ہی دل عجیب سا ہو رہا ہے۔ شاید کچھ گڑ بڑ ہونے والی ہے۔' شارمین نے اپنے پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکائے۔

'اچھا ایسا کرو کہ ابھی نماز پڑھ کر وہ جو میں نے دُعا بتائی تھی نا وہ پڑھ کر سب پر دم کر دو۔'

'اوو ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کروں گی۔' شارمین نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

'اوکے جی اب جاؤ نماز پڑھو۔ اللہ حافظ!'

'اللہ حافظ میری جان۔' شارمین نے مسکراتے ہوئے موبائل رکھا اور نماز پڑھنے چلی گئی۔

نماز پڑھ کر اللہ سے حالِ دل بیان کرنے اور دُعا پڑھنے سے شارمین کافی پُر سکون ہو گئی۔اگلے بیس منٹ میں شارمین یونی جانے کے لیے تیار ہو کر نیچے آ گئی جہاں عابر اعظم اور فہد بیٹھے ناشتے کا انتظار کر رہے تھے۔

'اسلام علیکم۔گڈ مارننگ!'شارمین سلام کرتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

'وعلیکم اسلام۔مارننگ!'عابر اعظم نے شارمین کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔

'مما۔۔۔جیا۔۔۔جلدی کریں مجھے بھوک لگ رہی ہے۔'فہد نے ٹیبل بجاتے ہوئے دہائی دی۔

'افف فہد!لا رہی ہوں نا۔یہ لو اب جلدی سے ختم کرو کہ مجھے بھی اندازہ ہو تمھاری بھوک کا۔'جیا نے آنکھیں دکھاتے ہوئے فہد کے سامنے ناشتہ رکھا تو وہ دانت نکالتے ہوئے کھانے پر جھک گیا۔

شارمین اور عابر اعظم بھی مسکراتے ہوئے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

شارمین وین کے آتے ہی یونی کے لیے نکل گئی۔اس کے پیچھے فہد اور عابر اعظم بھی نکل گئے۔اب جیا اور نسرین بیگم گھر میں اکیلی تھیں۔اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے

دونوں نے مل کر پورا گھر صاف کیا پھر فارغ ہو کر گارڈن میں بیٹھ گئیں۔

'آپی فیملی بہت اچھی ہے۔'

'ہاں۔ غزالہ بہت نرم طبیعت والی ہے اور اقراء بھی بہت پیار کرنے والی ہے۔ کل تانیہ کے ساتھ بلکل چھوٹی بہنوں کی طرح تھی۔' نسرین بیگم نے تائید کی۔

'ویسے تو یہ کبھی کبھار ہی ہوتا ہے کہ پہلے ہی رشتے میں بات بن جائے۔ لیکن آپی میں یہی کہوں گی کہ بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔ شارمین کی اِن- سیکورٹیز کا بھی آپ کو پتا چل چکا ہے۔' جیا نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

'میرا بھی یہی خیال ہے۔ پہلے ہم مطمئن ہو جائیں پھر شارمین کو ساری بات بتا کر اس کی مرضی پوچھیں گے۔' نسرین بیگم نے وضاحت دی۔

*******************

اس وقت وہ پانچوں کیمسٹری کی کلاس سے فارغ ہو کر اپنی مخصوص جگہ کی طرف جا رہی تھیں۔

'شارمین یہ مس تاشا آج کل کچھ زیادہ ہی مہربان نہیں ہو رہی تم پر؟' وریشہ نے شارمین

کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

'ہاں میں نے بھی کئی بار نوٹ کیا ہے۔'حمائل نے تائید کی۔

'اب کیا کہوں نا! مے بی یہ پروٹوکول میرے گریڈز کی وجہ سے ہو۔'شارمین نے سوچتے ہوئے کہا۔

'میرا نہیں خیال کی یہ بات ہو گی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر ہمیں بھی تو ایسا پروٹوکول ملتا نا۔ہمارے گریڈز بھی اچھے ہوتے ہیں۔'حفصہ نے تردید کی۔

'شارمین تم محتاط رہو۔ مجھے مس تاشا سے اچھی وائیبز نہیں آ رہیں۔'خوشی کے چہرے پر پریشانی نمایاں تھی۔

'اچھا ٹھیک ہے۔'

مس تاشا نے پچھلے مہینے یونی جوائن کی تھی۔ان کا تعلق پشاور سے نہیں تھا اسی لیے وہ ہاسٹل میں رہتی تھیں۔کافی دنوں سے وہ شارمین پر کچھ زیادہ ہی مہربان ہو رہی تھیں۔ جو شارمین اور اس کے گروپ کے لیے باعثِ تشویش بات تھی۔

ابھی اپنی جگہ بیٹھی ہی تھیں کہ ایک لڑکی ان کی طرف آئی۔

'شارمین مس تاشانے تمہیں اپنے روم میں بلایا ہے۔'وہ لڑکی ان کی کلاس میٹ صنم تھی۔

'سٹاف روم میں ؟'سوال حمائل کی جانب سے آیا۔

'نہیں اپنے ہاسٹل والے روم میں۔میرا خیال ہے کوئی بات کرنی ہے۔'صنم نے سادگی سے کہا۔

'ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں۔تھینک یو۔'شارمین کے کہنے پر صنم واپس چلی گئ۔

'شارمین پلیز نہیں جاؤ۔'خوشی نے اٹھتی ہوئی شارمین کا ہاتھ پکڑ لیا۔خوشی کے چہرے پر موجود خوف دیکھ کر سب پریشان ہو گئیں۔

'خوشی کیا بات ہے۔ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟؟اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ۔'شارمین نے خوشی کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

'ان کے دیکھنے کا انداز میرے اندر خطرے کی گھنٹیاں بجاتا ہے۔'خوشی نے روہانسی لہجے میں تو کہا شارمین نے بے بسی سے گہرا سانس لیا۔اب وہ کیا بتاتی کہ وہ خود بھی کافی ٹائم سے یہ فیل کر رہی ہے۔

'اچھا ٹھیک ہے نہیں جا رہی میں۔' شارمین وہیں بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد ان کی کلاس کا وقت ہوا تو وہ سب کلاس روم میں چلی گئیں۔ مس نازو کے آتے ہی سب اپنی جگہوں پر بیٹھ گئیں۔ حاضری لگانے کے بعد مس نازو نے لیکچر شروع کر دیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک لڑکی آئی اور مس نازو سے کچھ کہنے لگی۔

'شارمین عابر آپ کو مس تاشا نے ہاسٹل میں بلایا ہے۔' اس لڑکی کے جانے پر مس نازو نے شارمین کو مخاطب کیا۔

ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی خوشی کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے شارمین 'او کے میم' کہتی اٹھ کر چلی گئی۔ ہاسٹل کی طرف جاتے ہوئے شارمین کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ دل میں آیت الکرسی کا ورد کرتے وہ ہاسٹل میں داخل ہوئی۔ فرسٹ فلور کا سب سے آخری کمرہ مس تاشا کا تھا۔ شارمین چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔ کمرے تک پہنچتے ہوئے اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ چکا تھا اور دل تھا کہ باہر آنے کو مچل رہا تھا۔

اللہ کا نام لیتے ہوئے شارمین نے دروازہ نوک کیا۔ اندر سے مس تاشا کی آواز آنے پر شارمین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جہاں مس تاشا کے ساتھ کوئی اجنبی بھی موجود

تھا۔وہ دونوں شارمین کو ہی دیکھ رہے تھے۔پچیس چھبیس سالہ وہ اجنبی بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور مس تاشا صوفے پر۔

'اسلام علیکم میم !آپ نے بلایا تھا۔'اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے شارمین نے سلام کیا تو مس تاشا اٹھ کر شارمین کی طرف آئیں۔

'وعلیکم اسلام !میں نے کافی دیر پہلے بلایا تھا آپ کو۔'مس تاشا کہتے ہوئے شارمین کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر لے آئیں۔

'بیٹھو آپ سے بات کرنی تھی۔'

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شارمین کو وہاں ایک عجیب سی سمیل آرہی تھی جس کی وجہ سے شارمین کا سر بھی بھاری ہورہا تھا۔

'حادی زرہ وہاں سے وائٹ فائل دینا۔'شارمین کو بیٹھا کر مس تاشا اس اجنبی سے مخاطب ہوئیں۔

'وہ وائٹ فائل تو آپ نے ابھی کسی کو دی تھی۔'حادی نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

'افففف وہ فائل تو شارمین کے اسائنمنٹ والی تھی۔میں ابھی لے کر آتی ہوں۔'مس

تاشا کہتے ہوئے فوراً کمرے سے باہر نکل گئیں۔

ان کے جاتے ہی شارمین نے حادی کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔شارمین بنا کچھ سوچے سمجھے دروازے کی طرف بھاگی۔لیکن یہ جان کر شارمین کے پیروں تلے زمین نہ رہی کہ دروازہ باہر سے بند تھا۔

'کافی ٹائم سے تم پر نظر تھی میری۔جب سے تاشا نے تمھارے بارے میں بتایا تھا اسی وقت تم سے ملنے کا سوچ لیا تھا۔'

حادی نے وہی پر بیٹھے بیٹھے کہا تو شارمین نے بے ساختہ اپنے رب کو پکارا۔اس پکار میں اتنی شدت تھی کہ وہ سیدھا عرش پہ جا پہنچی اور شارمین کے لیے مدد بھیج دی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

*************************

سکار فلیٹ میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔اس سے تھوڑے فاصلے پر کمانڈو اپنے سامنے بہت سارے پیپر پھیلائے کچھ دیکھ رہے تھے۔

'کمانڈو کیا اس چوکیدار پر بھروسہ کرنا ٹھیک تھا؟'سکار نے اچانک ہی پوچھا۔

'ہاں!کیونکہ وہ شریف آدمی ہے اور اس نے خود ہی ہماری مدد کرنے کی حامی بھری

تھی۔'کمانڈو کی طرف سے مصروف سا جواب آیا۔

اس سے پہلے کہ سکار کچھ کہتا، لینڈلائن پر کال آنے لگی۔سکار نے جلدی سے کریڈل اٹھایا اور سپیکر آن کر دیا۔

'اسلام علیکم سر! میں کامران بات کر رہا ہوں۔' سپیکر سے اس چوکیدار کی آواز ابھری۔

'وعلیکم اسلام کامی! سب خیریت ہے نا؟'کمانڈو نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

'سر آج بار کا ہیڈ یہاں آیا ہے اپنی ایک ممبر کے ذریعے۔'کامران کی آواز آئی۔

'ابھی کہاں ہے وہ؟اور کون سا ممبر؟؟'سکار کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔

'مس تاشا جو یہاں پر ٹیچر ہیں ان کے ساتھ ہے وہ اور مجھے آج بیسمنٹ کی بجائے فرسٹ فلور پر پہرہ دینے کو کہا ہے۔'کامران نے آہستہ آواز میں بتایا۔

'وجہ نہیں بتائی؟'کمانڈو نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'سر مجھے اتنا کہا گیا ہے کہ پنک ڈریس والی لڑکی جب یہاں آئے تو اس کے بعد کسی کو بھی ہاسٹل میں نا جانے دوں۔'کامران نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

'سر پلیز کچھ کریں وہ لڑکی کمرے میں جا رہی ہے۔'کامران نے گھبراتے ہوئے کہا تو کمانڈو کے اشارے پر سکار فوراً باہر بھاگا۔

'وہ لڑکی اب بھی وہی ہے؟'کمانڈو نے پوچھا لیکن دوسری طرف لائن کٹ چکی تھی۔

'یا اللہ اس بچی کو اپنی امان مین رکھنا۔'کمانڈو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے دعا کی۔

************************

سکار وہاں سے نکلتے ہی اگلے پندرہ منٹ بعد یونی میں موجود تھا۔ہاسٹل چونکہ یونی کے پچھلے حصے میں تھا اسی لیے سکار بیک گیٹ پر آ گیا۔وہاں کے گیٹ کیپر ی سے بچ کر سکار دیوار پھلانگ کر اندر آ گیا۔کچھ دیر بعد وہ ہاسٹل کے سامنے تھا جہاں ایک خاتون کامران سے کچھ کہہ رہی تھی اور وہ سر جھکائے اس کی بات سن رہا تھا۔اس خاتون کے ہاسٹل سے نکلتے ہی سکار کامران کی طرف آیا۔

'سس سر وہ لڑکی اکیلی ہے۔۔'سکار کو دیکھتے ہی کامران نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو سکار اپنے ہاتھ میں پکڑا پتھر کامران کے سر پر دے مارا۔پتھر لگنے کی وجہ سے کامران وہیں پر بے ہوش ہو کر گر گیا۔سکار اسے وہیں چھوڑ کر فوراً اندر بھاگا۔مطلوبہ کمرے میں

پہنچتے ہی سکار نے دروازہ کھولا تو کوئی وجود تیزی سے اسے دھکا دیتے ہوئے باہر بھاگا۔ سکار نے اپنی جیب سے ایک گن نکال کر سامنے سے آتے حادی پر فائر کیا جس سے وہ ہیں بے ہوش ہو گیا۔اب سکار اس لڑکی کے پیچھے گیا تو کامران کے سر سے نکلتا خون دیکھ کر چیخنے ہی والی تھی کہ سکار نے اسے پکڑ کر دیوار سے لگایا اور اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

'شش !ریلکس رہو۔تم سیف ہو۔'سکار نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔

'ووہ مم مجھے۔۔۔۔'شارمین کی آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے۔یہ خیال ہی جان نکالنے کو کافی تھا کہ اگر بروقت دروازہ نہ کھلتا تو۔۔۔۔

'اٹس اوکے !نوون کین ہرٹ یو ناو۔'

Its ok! No one can hurt you now

سکار نے بہت نرم لہجے نے کہا تو شارمین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ فل بلیک تھا۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کا رنگ بھی گہرا سیاہ تھا۔شارمین کے یوں دیکھنے پر ماسک کے پیچھے ایک خوبصورت مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔

'یہاں کیوں آئی تھی؟'نا جانے کیوں سکار چاہتا تھا کہ وہ کچھ بولے۔

'مس تت تاشا نے بلایا تھا۔'شارمین کے رکے ہوئے آنسو پھر سے نکل پڑے۔

'اوکے ریلکس! رونا نہیں ہے۔'

'سب ٹھیک ہے نا؟'پیچھے سے آتی آواز پر سکار شارمین سے دور ہوا۔

'لاسٹ روم میں ہے وہ اٹھا لو۔'سکار کے کہنے پر سنا ئپر کمرے کی طرف بھاگا۔

'اسلام علیکم پیاری بہنا!'سکار کے اشارے پر سنیک-آئز شارمین کی طرف آیا جو اسی طرح زور و شور سے آنسو بہا کر سکار کو بے چین کرنے لگی تھی۔

'شش۔روتے نہیں ہیں گڑیا!'سنیک-آئز نے شارمین کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے کہا۔

'ووہ مم مجھے۔۔۔'رونے کی وجہ سے شارمین بات بھی نہیں کر پا رہی تھی۔

'کچھ کیا ہے اس نے؟'سنیک-آئز نے جھجکتے ہوئے پوچھا تو شارمین نے زور زور سے سر نفی میں ہلایا۔

'اچھا آپ یہاں بیٹھو۔'سنیک-آئز اسے لیے سامنے پڑی بینچ پر آ گیا۔شارمین کو بینچ پر

بیٹھا کر خود اس کے سامنے دوزانوں بیٹھ گیا۔

'گڑیا آپ کو سٹرانگ بننا ہے۔رونے سے بہتر ہے آپ اس کی وجہ ڈھونڈو کہ آپ کی کس بے احتیاطی کا انجام ایسا ہوا ہے۔'سنیک-آئز کی آواز میں ایک کشش تھی جس سے شارمین اپنا رونا بھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔

'اب رونا نہیں ہے۔اتنی پیاری سی میری گڑیا ہے اور روتے ہوئے بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہی۔'شارمین کی محویت محسوس کرتے سنیک-آئز نے شرارت سے کہا تو شارمین مسکرا دی۔

'یہ ہوئی نا بات۔چلو اب روئے بنا بتاؤ کہ کیا ہوا تھا۔'

شارمین نے آنسو صاف کرتے ہوئے سب بتا دیا۔

'ہمم۔۔۔چلو اللہ کا شکر ہے کہ آپ ٹھیک ہو۔ویسے گڑیا ایک بات تو بتاؤ آپ کو یونی کس نے بھیج دیا؟'

'کیا مطلب؟'شارمین نے ناسمجھی سے پوچھا۔

'آپ اتنی کیوٹ سی ہو۔مجھے لگا تھا کہ شاید فرسٹ ائیر کی اسٹوڈنٹ ہو گی۔'سنیک-

آئز نے شرارت سے کہا تو شارمین ہنس دی۔

سنیک-آئز کی یہی خاصیت تھی کہ وہ اس اپنے دل مول لینے والے انداز سے بہت جلدی سامنے والے کو پر سکون کر دیتا تھا۔

'آپ سنیک-آئز ہیں نا؟'شارمین نے بلآخر پوچھ ہی لیا۔

'جی بلکل میں سنیک-آئز ہی ہوں اور آپ کا نیم؟'سنیک-آئز نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

'میں شارمین عابر۔'

'یار آپ کتنی کیوٹ لگ رہی ہو رونے کے بعد۔'سنیک-آئز نے ہنستے ہوئے شارمین کو ایک چاکلیٹ دی۔

'کھالو،ڈیری ملک ہے۔انرجی ملے گی۔'شارمین کی جھجک محسوس کرتے ہوئے سنیک-آئز کھڑا ہو گیا۔

'تھینک یو بھائی!'شارمین نم آنکھوں سے مسکرائی۔

'بھائی بھی کہتی ہو اور تھینک یو بھی؟؟؟؟ چلو اب جلدی سے جاؤ آپ کی کلاس ابھی بھی

ہو رہی ہو گی۔'سنیک-آئز کے کہنے پر شارمین مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

'اس بچارے کو ایسے مت گھورو۔وہ جسٹ اسے ریلیکس کرنے کے لیے ایسا کر رہا تھا۔'

سنائپر کی آواز پر سکار نے چونک کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

'تم فضول۔۔۔۔'

'میں اس کی حمایت نہ کرو ورنہ تم پر ہی غصّہ نکال دوں گا۔'سکار کی بات سنیک-آئز نے شرارت سے مکمل کی تو سکار انھیں گھور کر رہ گیا۔

'اگر تم دونوں کا ہو گیا ہو تو چلیں؟'سکار دانت پیستے ہوئے جانے کے لیے مڑا۔

سنائپر نے سنیک-آئز کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا۔

'سنائپر یارر۔۔مجھے وہ لڑکی بہت اچھی لگی ہے۔بس میں نے سوچ لیا ہے میں تو اسی سے شادی۔۔۔'سنیک-آئز کی بات ادھوری ہی گئی جب سکار نے اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔

'میں تمھاری جان لے لوں گا۔'سکار غرایا لیکن اگلے ہی لمحے بے یقینی سے سنیک-آئز

کو دیکھنے لگا۔

'یہ مجھے کیا ہو گیا تھا؟ میں نے ایسا کیوں کیا؟' آواز اتنی ہلکی تھی کہ وہ دونوں بمشکل ہی سن سکے۔

'آجا یار کوئی بات نہیں!' سنائپر کہتے ہوئے سکار کو کھینچ کر لے گیا جو ابھی تک صدمے کی سی کیفیت میں کھڑا تھا۔ سنیک-آئز بھی سر نفی میں ہلاتے ان کے پیچھے ہو لیا۔

*****************

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وہ کلاس میں جانے کی بجائے باہر ہی مس نازو کے جانے کا انتظار کرنے لگی کیونکہ شارمین کی سرخ اور کافی حد تک سوجھی ہوئی آنکھیں سب کو متوجہ کرنے کا سبب بن سکتی تھیں۔ جیسے ہی مس نازو کلاس سے نکلیں، شارمین فوراً اندر گئی اور اپنی چادر پہننے لگی۔

'شارمین سب ٹھیک ہے نا؟'خوشی نے روہانسی لہجے میں پوچھا۔

'پلیز ابھی نہیں!'

شارمین بنا کسی کی طرف دیکھے کلاس سے نکل گئی۔ حمائل بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ سارا راستہ شارمین خود کو رونے سے باز رکھے ہوئے تھی۔ گھر پہنچتے ہی شارمین نے بیل بجائی۔ دروازہ نسرین بیگم نے کھولا تھا۔

ماں کو سامنے دیکھتے ہی شارمین کا ضبط ٹوٹا اور وہ نسرین بیگم کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

'شارمین کیا ہوا ہے۔ کیوں رو رہی ہو؟؟'نسرین بیگم نے گھبراتے ہوئے اپنے سینے سے لگی شارمین سے پوچھا جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔

'شارمین میرا دل بند ہو جائے گا بتاؤ کیا ہوا ہے۔'نسرین بیگم کی آواز پر جیا بھی باہر آئیں جہاں دونوں ماں بیٹی روئے جا رہی تھیں۔

جیا انھیں اندر لے کر آئیں اور شارمین کو پانی پلایا۔رو رو کر جب دل ہلکا ہو گیا تب شارمین نے نسرین بیگم اور جیا کو خود پر بیتی آفت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

'یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے میری بچی کو اپنی امان میں رکھا۔'

نسرین بیگم نے روتے ہوئے شکر ادا کرتے شارمین کو گلے لگایا۔

'واقعی اللہ کا بہت بہت شکر ہے۔'جیا نے بھی روتے ہوئے کہا۔

'مما میں کچھ دیر سونا چاہتی ہوں!'شارمین نے آنسو صاف کرتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

'ٹھیک ہے۔آرام کرو۔!'

نسرین بیگم شارمین کی پیشانی پر پیار کرتے ہوئے اسے کمرے میں لے گئیں اور جب تک شارمین سو نہ گئی وہ اس کے پاس ہی بیٹھی رہیں۔

'اب یونیورسٹیز بھی سیف نہیں ہیں۔'جیا نے شارمین کے دوسری طرف بیٹھتے

ہوئے کہا تو نسرین بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

'جیا میرے رب نے بہت کرم کیا ہے مجھ عاجز پر۔اگر بر وقت دروازہ نہ کھلتا تو۔۔۔۔۔'نسرین بیگم کہتے ہی منہ پر ہاتھ رکھ کر رو دیں۔

'آپی خود کو سنبھالیں! شارمین کو اس وقت ہماری ضرورت ہے۔ہم کمزور نہیں پڑ سکتے۔'جیا نے اپنی بہن کو سمجھایا۔

سارا دن شارمین اپنے کمرے میں ہی بند رہی۔نسرین بیگم اور جیا نے کتنا ہی سمجھایا لیکن شارمین کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی۔فہد بھی شارمین کو یوں دیکھ کر پریشان تھا۔ کئی بار وہ جیا اور اپنی ماں سے پوچھ چکا تھا لیکن انھوں نے طبیعت خرابی کا کہہ کر ٹال دیا۔ جب عابرا عظم گھر آئے تو نسرین نے جیا کے کہنے پر انھیں سب بتا دیا۔اب سب بڑے شارمین کے کمرے میں بیٹھے اس سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'سارا دن شارمین اپنے کمرے میں ہی بند رہی۔نسرین بیگم اور جیا نے کتنا ہی سمجھایا لیکن شارمین کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی۔فہد بھی شارمین کو یوں دیکھ کر پریشان تھا۔ کئی بار وہ جیا اور اپنی ماں سے پوچھ چکا تھا لیکن انھوں نے طبیعت خرابی کا کہہ کر ٹال دیا۔ جب عابرا عظم گھر آئے تو نسرین نے جیا کے کہنے پر انھیں سب بتا دیا۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد عابر اعظم نسرین بیگم اور جیا کے ساتھ شارمین کے کمرے میں چلے گئے۔

'میری بہادر بیٹی ہے شارمین! رونا نہیں ہے بلکل بھی۔اب مجھے سٹارٹ سے بتاؤ کیا ہوا تھا۔'عابر اعظم نے شارمین کی پیشانی چومتے ہوئے پوچھا۔

'پاپا جانی میں اور میری فرینڈز کافی دنوں سے نوٹ کر رہے تھے کہ مس تاشا مجھے بہت پروٹوکول دیتی ہیں۔'شارمین نے کہنا شروع کیا۔

'آج جب ہم کیمسٹری کی کلاس لے کر نکلے تو ایک لڑکی نے مجھے کہا کہ مس تاشا اپنے ہاسٹل میں بلا رہی ہیں۔خوشی نے مجھے منع کیا تھا کہ نا جاؤں۔'شارمین یہ کہتے ہی رو پڑی۔

'کیوں؟'نسرین بیگم نے اسے گلے لگایا۔

'خوشی کہہ رہی تھی کہ مس تاشا کہ ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔میں بھی ڈر گئی اور مس کے پاس جانے کی بجائے کلاس میں چلی گئی۔'

'پھر؟'عابر اعظم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

'پھر کلاس کے دوران ہی ایک لڑکی آئی اور مس نازو سے کہا تو مجھے مجبوراً جانا پڑا۔ وہاں جب میں روم میں انٹر ہوئی تو مس تاشا کے ساتھ کوئی اجنبی بھی تھا۔' شارمین اتنا کہتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

نسرین بیگم بھی اسے چپ کروانے کی بجائے اس کا ساتھ دیتے ہوئے روئی جا رہی تھیں تو عابر اعظم نے دونوں کو اپنے حصار میں لے لیا۔

'تمھیں بچایا کس نے تھا۔' کچھ دیر بعد جب شارمین تھوڑا سا سنبھلی تو جیا نے آنسو صاف کرتے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'شاید وہ سکار تھا۔' شارمین کو اچانک وہ گہری کالی آنکھیں یاد آئیں۔

'سکار؟؟؟' عابر اعظم کے لیے یہ نام بلکل نیا تھا۔

'جی سکار! آپ کو S-Masters کے بارے میں نہیں پتا؟'

سب نے لاعلمی کا اظہار کیا تو شارمین نے انھیں وہ سب بتایا جو وہ جانتی تھی۔

'پھر جب میں باہر نکل گئی تھی ناتب سنیک-آئز نے میرا مائنڈ چینج کرنے کے لیے تھوڑی سی باتیں کی تھی۔' سنیک-آئز کے بارے میں بات کرتے ہوئے شارمین

مسکرا رہی تھی۔

'ٹھیک ہے اب بلکل بھی پریشان نہیں ہونا۔ مین ہوں نا!' عابر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

'کل یونی بھی نہیں جانا۔'

جیا نے شارمین کو پانی کا گلاس پکڑایا تو شارمین سر ہلاتے ہوئے پانی پینے لگی۔ کچھ دیر ادھر اُدھر کی بات کر کے عابر اعظم اور باقی سب شارمین کو سونے کی تلقین کرتے چلے گئے۔ شارمین نے جب موبائل اٹھایا تو وہ آف تھا۔ آن کرنے پر ونیسہ اور ایشل کی ڈھیر ساری مس کالز اور میسجز آئے تو شارمین نے گروپ کال کی۔

'اسلام علیکم پشو کے کہاں غائب تھی؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟' ونیسہ نے کال پک کرتے ہی بنا رکے سوالوں کی بھرمار کر دی۔

'وعلیکم اسلام! ہاں بتاتی ہوں۔ ایشو بھی آ جائے۔' شارمین نے آہستگی سے کہا۔

'اسلام علیکم شانی ونی کیسی ہو دونوں؟ شانی یار کہاں غائب تھی ہم پریشان ہو رہے تھے۔' ایشل بھی آ چکی تھی۔

'وعلیکم اسلام! یار آج جو ہوا ہے نا اس نے مجھے اندر تک ہلا کر رکھ دیا ہے۔'شارمین نے روتے ہوئے آج کا واقعہ ان دونوں کے گوش گزار کر دیا۔

'افففف شانی۔۔۔۔۔میری جان۔۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے تم ٹھیک ہو۔'ایشل کی آواز کانپ رہی تھی۔

'پشو گے! اللہ تمہیں ہر آفت سے محفوظ رکھے! یا اللہ!!!'ونیسہ کہتے ہی رو دی۔

'ونی رونے سے بہتر ہے اللہ کا شکر ادا کرو کے شانی بلکل ٹھیک ہے۔'ایشل نے ونیسہ کو سمجھایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

'اور تمہیں پتا ہے ونی میں وہاں جاتے وقت آیتِ الکرسی بھی پڑھتی رہی تھی۔'شارمین نے نم لہجے میں کہا۔

'میری جان اللہ کے کلام میں بہت برکت ہوتی ہے۔'

'اور بے شک اللہ مدد مانگنے والوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔'ایشل کی آواز ابھی تک کانپ رہی تھی۔

'میں کل ملنے آؤں گی تم سے پشو گے۔'ونی نے نم لہجے میں کہا۔

'ہاں میں بھی آؤں گی اور تمھیں یرغمال بنا کر تمھاری چاکلیٹس پر قبضہ کر لوں گی۔'

ایشل نے ماحول پر چھائی سوگواریت کو کم کرنا چاہا۔

'ٹھیک ہے کر لینا کوئی مسئلہ نہیں۔'شارمین نے مسکراتے ہوئے اجازت دے دی۔

'اور میں تمھاری فیورٹ ڈریس پر یلغار کرنے کا سوچ رہی ہوں!'ونیسہ نے شرارت سے کہا۔

'دیکھو یہ ڈریس والا مزاق نہیں چلے گا میں بتا رہی ہوں۔'شارمین نے تنبیہ کی۔

'لگی رہو۔تمھاری کون سن رہا ہے۔'

'ونیییییی۔۔۔۔'شارمین کے بگڑنے پر ایشل اور ونیسہ ہنس دی جن کی ہنسی میں شارمین کی ہنسی بھی شامل ہو گئی۔

کہتے ہیں کہ اگر دوست اچھا اور سچا ہو تو مشکل وقت بھی آسان ہو جایا کرتا ہے۔لیکن بُرے دوست کی صحبت انسان کی اچھے وقت کو بھی مشکل بنا دیتی ہے۔اسی لیے تو کہتے ہیں کہ اچھا دوست کسی نعمت سے کم نہیں ہوا کرتا۔۔۔۔

**********************

دماغ بیدار ہونے پر اسے اپنے جسم میں ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں۔یوں لگتا تھا کہ ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوں۔ جیسے جیسے وہ بے ہوشی سے ہوش کی دنیا میں آ رہا تھا، تکلیف بڑھتی ہی جا رہی تھی۔آخر کار کراہتے ہوئے اس نے آنکھیں کھول دیں۔اسے کرسی پر بیٹھا کر ہاتھ پیر باندھے گئے تھے۔ جس کمرے میں اسے رکھا گیا تھا وہ کوئی ٹارچر سیل لگ رہا تھا۔لمحے کے ہزارویں حصّے میں اسے یاد آیا کہ وہ S-Masters کے ہتھے چڑھ چکا ہے۔ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا۔سب سے پہلے سنائپر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔اس کے بعد سنیک-آئز آنکھوں میں شعلے لیے داخل ہوا اور سامنے بیٹھے وجود کو خاک کر دینے کی آرزو دل میں لیے سنائپر کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔سنیک-آئز کے بعد سکار اور کمانڈو داخل ہوئے۔ان چاروں کو سامنے دیکھ کر حادی کو اپنی موت پکی لگی۔

'کیسے ہیں مسٹر حادی عرف ہیڈ۔'کمانڈو کی آواز میں برف کی سی ٹھنڈک اور پہاڑوں کی سی مضبوطی تھی۔

'تت تم لل لوگ پپ پچھتاو۔۔۔'سکار کے مکے سے حادی کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

'رسی جل گئی پر بل نہیں گئے۔'سنائپر نے ایک حادی کے بال مٹھی میں پکڑ کر زور کا جھٹکا دیا کہ سیل حادی کی دلخراش چیخ سے گونج اٹھا۔

'زبان کھینچ لوں گا اگر منہ سے آواز نکلی۔'سنیک-آئز کی دھاڑ پر حادی کانپ گیا۔

'بولو کہاں ہے ہیڈ کواٹر۔'کمانڈو نے گرجدار آواز میں پوچھا۔

'ووہ پپ پر سوہی بب بلوچستان شش شفٹ کک کردی گگ گئی ہے۔'

'کیوں؟'

'جج جب سس سے سندھ والی ااا ور بب باہر ووو الے گگ گروپ خخ ختم ہو ئے ہہ ہیں تت تب سس سے ہی پپ پنجاب اااور کک کے پی ووو الی بب براچ بب بلوچستان شش شفٹ کک کردی گگ گئی ہہ ہیں۔ مم میں بب بھی آآ آج نن نلکل رہا تھا لل لیکن۔۔۔'موت اور اذیت کے خوف سے حادی نے سب اُگل دیا۔

'لیکن سوچا کہ کیوں نہ کسی معصوم کو اذیت دیتا جاؤں۔'

سکار نے کہتے ہی حادی پر مکوں کی برسات کردی۔ کمانڈو نے بمشکل سکار کو دور کیا۔ بلکہ اسے سیل سے باہر دھکیل دیا۔ کیونکہ جب سے وہ حادی کو شارمین کے ساتھ دیکھ کر آیا

تھااس پر جنون سوار ہو گیا تھا۔

'اس سے ڈیٹیل نکلواؤ!'سنیک-آئزاور سنائپر کو کہتے ہوئے کمانڈو خود بھی سکار کے پیچھے چلے گئے جو دوسرے کمرے میں پنچنگ بیگ پر اپنا غصّہ اتار رہا تھا۔

'سکارایسا بھی کیا ہو گیا ہے جو تم اس قدر جنونی ہو رہے ہو!'کمانڈو نے سنجیدگی سے پوچھا کیونکہ سنیک-آئزاور سنائپر بھی انھیں سکار کی بے اختیاری کے بارے میں بتا چکے تھے۔

'کیا تم اسے جانتے ہو؟'اپنے سوال کا جواب نہ پا کر کمانڈو نے دوسرا سوال پوچھا تو سکار رک گیا۔

'جب سے یونی والا میشن ملا ہے تب سے جانتا ہوں!تاشا پر مجھے شروع سے ہی شک تھا اسی لیے میں نے شارمین پر نظر رکھی ہوئی تھی۔لیکن آج!میری یہ لاپرواہی خدانخواستہ اس کی زندگی تاریک کر دیتی۔'سکار یہ کہتے ہی ایک بار پھر بے دردی سے پنچنگ بیگ پر مکے برسانے لگا جبکہ کمانڈو بے بسی سے اسے دیکھتے رہ گئے۔

'تم شیور ہو کہ یہ غصّہ صرف تمھاری کوتاہی کا ہے؟'کمانڈو کے پوچھنے پر سکار ایک

جھٹکے سے رکا اور گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

'شاید نہیں!' توقف کے بعد سکار نے ایک بار پھر پنچنگ بیگ کو پیٹنا شروع کر دیا۔

'سر حادی کی حالت بہت خراب ہے ہاسپٹل لے جانا پڑے گا۔' سنائپر نے کمانڈو سے کہا تو وہ سب حادی کو سی ایم ایچ لے گئے جہاں اسے فوراً ایڈمیٹ کر لیا گیا مگر زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ کوما میں چلا گیا۔

'پتا نہیں کب تم عقل سے کام لینا سیکھو گے سکارررر۔' کمانڈو سکار پر بگڑے۔ اگر آج حادی سے وہ انفارمیشن نکلوانے میں کامیاب ہو جاتے تو بار کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا۔

'سوری سر!' سکار کو بھی اپنی بے اختیاری پر افسوس ہوا۔

جاری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews